بسم اللہ الرحمن الرحیم

ملک کے دینی و سیاسی راہ نماؤں' ارکان اسمبلی اور دیگر ارباب حل و عقد کی خدمت میں

ایک ضروری عرضداشت

محترمی ! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مزاج گرامی ؟

گزارش ہے کہ ملک میں سنی شیعہ کشیدگی میں مسلسل اضافہ اور دونوں طرف سے قیمتی افراد کے روز مرہ قتل عام نے ہر ذی شعور شہری کو پریشان اور مضطرب کر دیا ہے اور مسلح تصادم کا دائرہ دن بدن وسیع ہوتا جا رہا ہے جو ملکی سالمیت اور قومی وحدت کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔ اس لیے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ اس کشیدگی کی روک تھام کے لیے حقیقت پسندانہ بنیاد پر عملی اقدامات کیے جائیں۔ اس سلسلہ میں میری تجویز یہ ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے جج صاحبان پر مشتمل ایک عدالتی تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جائے جو مکمل تحقیقات کے ذریعے سنی شیعہ کشیدگی میں حالیہ برسوں میں اضافہ اور اس کے مسلح تصادم کی صورت اختیار کر جانے کے اسباب و عوامل کی نشاندہی کرے اور ان اسباب و عوامل کو دور کر کے اس کشیدگی و اشتعال کی روک تھام کے لیے قومی سطح پر مربوط عملی کار روائی کا اہتمام کیا جائے۔

اسی سلسلہ میں ایک اہم واقعہ کی طرف توجہ دلانا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ ۲۵ نومبر ۱۹۹۴ء کو لاہور میں تحریک جعفریہ کی عظمت اسلام کانفرنس میں شرکت کے بعد واپس جانے والی ایک بس پر کھاریاں کے قریب فائرنگ ہوئی جس میں متعدد افراد جاں بحق ہو گئے۔ یہ ایک انتہائی افسوس ناک سانحہ ہے لیکن اس سے زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ اس کیس میں ضلع جہلم اور ضلع گجرات سے جمعیت علماء اسلام' سپاہ صحابہؓ اور تحریک خدام اہل سنت کے ذمہ دار راہ نماؤں مولانا قاری شبیر احمد عمر' مولانا قاری محمد اختر' مولانا عبد الغفور قاسمی' حافظ خالد محمود اور ان کے دیگر رفقاء کو بے جا طور پر بلاوجہ ملوث کر دیا گیا ہے جن کے بارے میں جہلم کے عام شہریوں کا تاثر یہ ہے کہ چونکہ گورنر پنجاب چودھری الطاف حسین کا تعلق جہلم شہر سے ہے اور چونکہ ان حضرات کا شمار چودھری صاحب موصوف کے سیاسی مخالفین میں ہوتا ہے' اس لیے انہیں سیاسی دباؤ اور انتقام کے طور پر اس کیس میں ملوث کرایا گیا ہے' جیسا کہ بعد میں سامنے آنے والے متعدد شواہد نے اس کی تصدیق بھی کر دی ہے۔

کھاریاں بس فائرنگ کیس کے سلسلہ میں بعد میں گرفتار ہونے والے ایک گروہ نے پولیس کے ریکارڈ کے مطابق اعتراف جرم بھی کر لیا ہے' لیکن اس کے باوجود مذکورہ بالا حضرات ابھی تک زیر حراست ہیں اور انہیں مقدمہ میں گنہگار ٹھہرانے کی کوشش کی جا رہی ہے' جبکہ مقدمہ کی تفتیش میں گرفتار شدگان کو انصاف کے معروف تقاضوں سے محروم رکھنے کے لیے مبینہ طور پر گورنر پنجاب انتظامیہ اور پولیس پر پوری طرح اثر انداز ہیں۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ اس صورت حال کا فوری طور پر نوٹس لیا جائے۔ اس سلسلہ میں میری تجویز ہے کہ ہائی کورٹ کے کسی جج کے ذریعے اس کیس کی مکمل تحقیقات کرائی جائے اور گورنر پنجاب کے خلاف جہلم کے شہریوں کے الزامات کی غیر جانبدارانہ انکوائری کے ذریعے اصل حقائق کو منظر عام پر لا کر انصاف کے تقاضے پورے کیے جائیں۔

آنجناب سے گزارش ہے کہ اس سلسلہ میں اپنا اثر و رسوخ بھرپور طور پر استعمال میں لا کر گجرات اور جہلم کے شریف شہریوں کو انصاف دلانے میں تعاون فرمائیں۔

بے حد شکریہ والسلام

ابو عمار زاہد الراشدی

خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

چیئرمین ورلڈ اسلامک فورم